

۱۰۵
بیتور سینه اکبر کرب
کرمول معقل کا خوب جواب
جاکی حسین از اذان تکبیر جواب
کا فوج معنی نگار و کار کرب

۱۰۴
بیتے گا اذان وہ ہر ایک شعور
ہو جا جو شور زور کبیر دور دور
سین میں آجائے سو سے جو شعور
خوش تھے ہوا اور حضرت اور کا شعور

۱۰۳
جان کتاہم زنا چاکی اذان
شکوہ احمد مختار کی اذان
قبول مصلی غفار کی اذان
آخری حسین کے دلدار کی اذان

عزلی قمری ہوا زمین سلگئی
کرو گشن پہر کی رنگت بد لگئی

گدہ ستہ نجوم فلک سے اڑ گئے
کچھ کچھ نسیم چل گئی دریا ٹھہر گئے

اس تشنگی وضعف اس نماز قرا
پہا سے کی کا پتی ہوئی آواز پرفرا

۱۰۶
میں بوجہ بیت شہنشاہ غنچہ
میں جانا نماز اکتھا نورین
میں گری زمین غنچہ حسین
میں کسی بیٹوں دین غنچہ حسین

۱۰۵
اور علقہ در عقب نور کا سما
میں مومنی تھے شاہ اذان
میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
باید گی سے کا پتی پتی اذان

۱۰۴
کچھ کچھ اذان گل شتاد کر گیا
بازوئے حسین از زمین نورین
بازوئے حسین از زمین نورین
بازوئے حسین از زمین نورین

ویکے نشان صبح شہ بہ قصوں نے
ہر شکل مصطفیٰ کو بلا یا حضور نے

عل تھا نمازوں میں یہ سالان حسین کا
کتر جو خوش گلو ہر موفون حسین کا

یہ لیکے اشک فیض تو سحر ٹیک پر سے
حضرت کی جانا ز پر آنسو ٹیک پر سے

۱۰۷
نور نسلان زب سے کیا تھا
چیتے ہو پیا سے پو شہ نام
اکبرین آج ختم ہوئے لطف حق پر نام
طہی اذان کہ خوب جلت ہوئی نام

۱۰۶
کے سر سے تھی کتنی بیابان
مغز میں ہونے میں ہی بیابان
تو سن لکی کہ تو ہوں تھی اذان
تو سن لکی کہ تو ہوں تھی اذان

۱۰۵
بالی خاص کیا تھا کلب
پوشاک لانی سائے جب کون تھا
آئی صدا حضرت زہرا اور غضب
کوئے حسین کو زہرا سے لبتے لبتے

ہو عاقبت بچہ خلا سے دعا کریں
شکر کو حکم دو کہ نمازین ادا کریں

کیا جائے ہر شفا کہ مرض میں فتواریں
ہم لے سے دور ہو گئے وہ ہے دورین

یہ آخری لباس ہے اس جاہلہ پ کا
لوٹے گا عھر کو اسے لشکر فریب کا

۱۹۵
تو کہے کیا خوب بیرون پریند
نظارا ازین چگونے زلف سفید
تو جہم پر لبت صفت بزمیند
نظارا ازین بی کا چمن سفید

۱۹۶
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

۱۹۷
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

کیا نور تھا نظر جو سو سے فوج شہ گئی
گیا سر سحر سمون سے گلے ملے رہ گئی

بے گھر گئے ہوئے زمین سامان چین کا
کل سر کئی گاراہ خدایین حسین کا

در بار جو چاہو اسے تو کہتے نہیں
راہ مسافر ان عدم رو کہتے نہیں

۱۹۸
تو کہے کیا خوب بیرون پریند
نظارا ازین چگونے زلف سفید
تو جہم پر لبت صفت بزمیند
نظارا ازین بی کا چمن سفید

۱۹۹
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

۲۰۰
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

مژدہ اجل بسمن کو شہادت کاوی
بائو علیہ علی اکبت کو ایگی

سو نیکے خوب او می شہت فراین ہم
ہر گریوں کی فصل ہینگے ہوا میں ہم

و گاند منور چھیاے کو جاو میں کیوں
استم نہیں سمجھتے ہوا کبر میں کیوں

۲۰۱
تو کہے کیا خوب بیرون پریند
نظارا ازین چگونے زلف سفید
تو جہم پر لبت صفت بزمیند
نظارا ازین بی کا چمن سفید

۲۰۲
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

۲۰۳
ابو جہم سے جو نامتک سزگون
انصار سے کہ کہ بنگام درون
جانا جو جیکو کا کہ بنگام درون
تو بنگام درون سے فوج دون

شاید سفرین جی سے گزرنے کا قصد
بولا جری نہ یو چھبے مرنے کا قصد

اب دلبر موال سے چھٹنے کا طور
اس میر لال یہ کو لٹنے کا طور

کھل جمان کا سر یہ قیامت کی بات
منصوب ہو جوان یہ غیرت کی بات

۵۱
کون بڑا دل تمہیں کجا چکا
اگر کون اور علیؑ کجا چکا
اگر کون اور علیؑ کجا چکا
اگر کون اور علیؑ کجا چکا

۵۲
اگر آسمان میں گلابی سے چکے کیا
زمین پر پونہ بون سے گلابی
زمین پر پونہ بون سے گلابی
زمین پر پونہ بون سے گلابی

۵۳
بھق ہو نام ویرا یادوں کا زار
میں اس محل میں فیروزان و خاقان
میں اس محل میں فیروزان و خاقان
میں اس محل میں فیروزان و خاقان

۵۴
اچھا وہی کرینگے جو بیٹا کہو گے تم
یہ تو بتاؤ ساتھ ہمارے ہو گے تم

۵۵
انصاف کرو جو خوف خدا سے کریم ہو
بیوہ ہوں میں غریب سیکھتا تیرا ہوں

۵۶
گھیرے نہ فوج دیدہ زہرا کے نور کو
کوئی بڑی نظر سے نہ دیکھے حضور کو

۵۷
مردار چاہے اسے کھڑا کران
فلستے جان فدا کران
فلستے جان فدا کران
فلستے جان فدا کران

۵۸
منظور ہے زمین خراب
اگر زمین خراب ہے
اگر زمین خراب ہے
اگر زمین خراب ہے

۵۹
پوشاک نہ تیری کسین
تیرے مزار میں کسین
تیرے مزار میں کسین
تیرے مزار میں کسین

۶۰
اب اس حسینؑ اور خادم کا ہاتھ ہے
بابا کا آج منزلِ آخر میں ساتھ ہے

۶۱
مڑ لو کے جسیرج وہ دن کی زمین ہے
تم پہلے جان دو گے یہ جھکویٹین ہے

۶۲
مان کے قلع سے رشک تم کا پتار ہا
سینے کے دیکھنے سے جگر کا پتار ہا

۶۳
گھوڑوں کے نعل باندھو زمین بون
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں

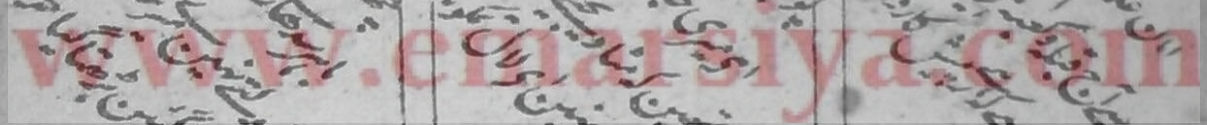
۶۴
گھوڑوں کے نعل باندھو زمین بون
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں
یعنی کرینگے لاشہ سادات پہاں

۶۵
تیرے بند بون پنا جکین
تیرے بند بون پنا جکین
تیرے بند بون پنا جکین
تیرے بند بون پنا جکین

۶۶
بستے ہیں کل سے تیر جینوں کے واسطے
میزوں کی نوک میں تیر بن سینوں کے

۶۷
کچھ اشتیاق جنگ نہیں لگو آج سے
آگاہ ہے یہ پائے والی مزاج سے

۶۸
بند باس تشنہ جگر باندھتی گئیں
پھر پھر کے گرد آب کر باندھتی گئیں



<p>۵۳۷ تاجین حضور شاہ کے پند و نوحہ یوں کہ چاہتے ہیں میرا نہیں جو کر حاضر ہو وہ ہمد میں ہو و سر پہ صاحبین سے بیزبیر و جنگی بر نہ</p>	<p>۵۳۸ اوچا پڑا ان فاک اضا علی برون کو سنا تو کیے اڑھتے سنسکی سو سنا نہت فوج شہ کر با جلی جھپٹے کے چرات پوچھی سو علی</p>	<p>۵۳۹ جھنڈے کی تنگائی کہ تھے سب کو بازو شاہ پرین کے قتل کے خون کھو دی تھو نام سے صد مہ ہوا فزون زنون کیا زمین میں غم ز شہ لار گون</p>
<p>پوچھیری فکر کیجئے من مانتی نہیں یہ جانیں آپ جانے میں جا ہی نہیں</p>	<p>رہیں جزان بلغ نہال بتوں تھی ہنگام حضور نبوت آل رسول تھی</p>	<p>جینک فرار پر گل زہر اڑے ہے سایہ کیے ہوئے علی کہ گھر ہے</p>
<p>۵۳۸ جسکا دروہو بنا اس کا بیج نام کسبت کی کسبت کیسے بہت نام فوایا کار ساز ہو وہ پوچھیں نام بھو پو سوار اور ایسے پوچھیں نام</p>	<p>۵۳۹ سب سے پہلے خون میں جلا لیا سب سے پہلے فاطمہ کے مال میں جہان بیکم سے مال میں فاطمہ علیہ السلام میں</p>	<p>۵۴۰ آج جو پیش قدمی تھی اسی فوج سے رہ گئے فرما کے آواز کھینچے برابر اصفہان وین پناہ مارا پورا اصفہان وادان کو پناہ</p>
<p>عزت سے احترام سے لیجئے گھمیر رہو اس مقام سے لیجئے گھمیر</p>	<p>بازو کئے لہو میں علمدار بھر چکے ٹوٹی کر کہ حضرت عباس مہ چکے</p>	<p>بیکس حسین چھ سو تڑپ جو پھر پوسے یہ دست بستہ پاؤں پر اسوقت گریں</p>
<p>۵۴۱ یکے کو داغ اامت دان ہوا شہدوں کا غول گروا ماہندان ہوا جسکو حرم کو بھی عیبان ہوا جہاں کو حکم بادشاہان جان ہوا</p>	<p>۵۴۲ دروگہا جو گویے منبریہ غم کا زلفک شہ گروں سے آئینہ بوسے باغ و عمارت تیرے غناخ میں فلق دل باو نیبرے</p>	<p>۵۴۳ علی کے کبر نام جو حق ملاحظہ کروں کیا نظام جو شہر کا شہر و بطحا میں نام جو شہر تیرا تیرا مہیاں نام جو</p>
<p>اکبر میں کچھ نشان ہونا کئی شان کا تم سر پر آنے کو لہو شقہ نشان کا</p>	<p>بھائی کی ہنسی ہو کے جو خم دیکھنے گئے اکبر کا سنہ امام احمد دیکھنے گئے</p>	<p>بابا مال ہر علی صغیر کے خون کا ایگا عوض غلام برادر کے خون کا</p>

www.emsariya.com

۱۵۴
بلند مرتبہ کی
دلف جری سنوار کے شہینے کی
اصغر کے خون کا موقن شہینے پر
بگیکتی حق سے فاطمہ کے ہاتھوں
شہد جانا جو ہر حق سے سہا

۱۵۵
بوسے تیرے سینے سے بیٹے کی
جاہوں میں ایک بن کر دونوں جوان
بن چکا وہ سب جھلکے کوہ قات
بہا بن گیا کہ خدایت سے ہر خوف

۱۵۶
عالم حضرت علیؑ کی
عالمی تیرے ہواش میں غائب ہو
موت کی موت جی دن میں اور
بڑھنا زانو زانو غریبان میں ہر
جاد بھی بنو اور بیسی کی قہر

۱۵۷
ہنستے ہیں سب کہ این علیؑ جو اس ہے
واٹھارے سو سو میں مانا کا پاس ہے

۱۵۸
تم کیوں عرق میں شرم کے مار نہا ہے
پانی ابھی اٹھین کے لیے اڑکے لائے ہو

۱۵۹
جنگل میں ہر یہ شکل مسافر کے صبر کی
اصغر کے ہاتھ بنانا حسین بن گئی

۱۶۰
قادر ہیں جی حق سے کہتے ہیں
کسی چیز کو ذوق انفقار جلا دینا بار
چاہتے ہیں سوا حق سے موطون غر
کیا ہے عدوہ بظلمی ہر حق

۱۶۱
بہا کی تیرا بھی تیرا کیا بیان
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان

۱۶۲
گر بادست بھائی کی تیرا بھی
پانی جو دھوپ کی تیرا بھی
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان

www.emaisiya.com

۱۶۳
مر جا میں ہم غریب تو قصدا بھی چلے
اب میں قریب مرگ ہو پیر جی چلے

۱۶۴
رہ کہینگے ہر یہ نشانی حسینؑ کی
آنکھوں میں پھر ہی ہے جوانی حسینؑ کی

۱۶۵
بانو کے دل نگار کو لانا مزار پر
پانی چھڑک کے بھول چڑھنا مزار پر

۱۶۶
کہا ہے شہینہ تیرے تیرا
خادم کو اضطراب جو اور حجاب
کہتے ہیں یہ عدوہ جیسے ذرا حجاب
میں نہ گریا علیؑ کہ تیرا شہاب

۱۶۷
اگر چاہتا ہوں چہ نہ کہ خیال
ہونے پائیں مسافر کی پناہ
داد اور جو جو مجھ میں تھا مال
تیرا ہے تو ہر جو جسم و جان

۱۶۸
نار کیا جو ضبط بندھا انفلون کا
گوایو امام امم کے اعتبار
خوش تھا تیرے سے شمار نے کا طور
تم کیا کرو کہ خواہش تیرا اور ہے

۱۶۹
بچے کو نرم گاہ میں لانے کا دن تھا
مقتل میں کھائے تیرے اصغر کا سن تھا

۱۷۰
چہرے پر ہینگے لاش بچالی وہ تیرا
اتر گیا حسینؑ کا بیٹا دلیسر ہے

۱۷۱
خوش تھا تیرے سے شمار نے کا طور
تم کیا کرو کہ خواہش تیرا اور ہے

۱۵۳
 دستین بر غزل انصاف
 گویدون پامال ہو جگن من پیت
 سدا ہون دور اجل جیب اوتوب
 چھہ بکینہ حال ہو افسانہ جیب

۱۵۴
 باغیچہ حضرت زینب علیہا السلام
 چچ کر دی ہون جانت من کین
 اب جو پوڑا طلب سلطان پین
 تیا جو قلب بکینہ کے حال شہ زین

۱۵۵
 لڑوادی صلہ کربل مال غنیمت
 باہر کھیلے جانے میں شہ زین
 کون شہ زین کون بلادین غنیمت
 کون دور غنیمت غنیمت غنیمت

۱۵۶
 بلوے میں خاندان جناب امیر ہو
 ناحق جیب حق کی نواسی امیر ہو

۱۵۷
 شہ سے نہ اٹھ سیکام الم اسد لیس کا
 مزا بڑا ستم ہو برابر کے شیر کا

۱۵۸
 عیش تھا قریب مادر و فرزند جو گیا
 مان سے پسرد اس ہو احشر ہو گیا

۱۵۹
 ایک انصاف علی بن ابی طالب
 کھانہ صغیر سے خیمہ میں شور و زین
 کھانہ صغیر سے خیمہ میں شور و زین
 کھانہ صغیر سے خیمہ میں شور و زین

۱۶۰
 فطرت تھوڑا سا کسے کلام
 فطرت تھوڑا سا کسے کلام
 فطرت تھوڑا سا کسے کلام

۱۶۱
 کسے فطرت تھوڑا سا کسے کلام
 کسے فطرت تھوڑا سا کسے کلام
 کسے فطرت تھوڑا سا کسے کلام

۱۶۲
 صاحب بانیے تو ہو کیا حال آپ کا
 شہ نے کہا یہ چھوڑتے ہیں ساتھ باپ کا

۱۶۳
 گویا ہو حسین کون یا ہر پوہین کنگے ہم
 فضلہ نماز اب ہر خنجر پوہین کنگے ہم

۱۶۴
 بولین تڑپ کے طائر دل جب سنبھلیکا
 اللہ جانتا ہے کلیجہ سنبھلیکا

۱۶۵
 اب اختیار کر نہیں دو باند درضا
 اگر کرا سے اذن تو پہلے ہی الچا
 زینب نے جلد پوہینے کا ندی طسد
 اگر کرا سے اذن تو پہلے ہی الچا

۱۶۶
 اس غنچے کے خنجر کسرت و مال
 اب جو پوڑا طلب سلطان پین
 تیا جو قلب بکینہ کے حال شہ زین

۱۶۷
 صدقہ دے سے بھی نہ تماری باہمی
 جسے پوڑا طلب سلطان پین
 تیا جو قلب بکینہ کے حال شہ زین

۱۶۸
 رعشہ ہر جسم باد شہ کا سات میں
 دیتا ہر کون داخل بزرگون کی بات میں

۱۶۹
 رد لین بھین بھی بسن قضا میں درنگ
 اکبر سہو سے جلد ملو وقت تنگ ہو

۱۷۰
 دم کین دما میں مضطرب حال
 دیور بھی کی سمت سے سے ما لہجہ

۴۳
بانتھیا مومنین بانو کے بیان
نورانی کریموں کی سبب
بانتھیا مومنین بانو کے بیان

۴۴
پہلے نکلنے کی خبر سے غصہ اور
آپ کو شہزادہ کی قدر و سزا
جلد میں لکھنے اور قلم سے شہزادہ
انستھیا کے پیشہ میں جو سن لیا

۴۵
کون دو بھائی کئی بھینس
روایہ کے ساتھ سلطان شہزادہ
تسلیم کی جلا سے سلطان شہزادہ
حضرت اول نورانی کا بیان

۴۶
بہ پیر کے امام غریب الہی سے
بشک کھٹک سے خلق نکلے نزار سے

۴۷
پولے جدا ہر ایک ایسے رفیق ہر
کوئی نہیں رفیق یہ بابا رفیق ہر

۴۸
پوچھے مرشد شہزادہ کجیر سے
خود تمام لی رکاب حسین غریب سے

۴۹
بانتھیا مومنین بانو کے بیان
نورانی کریموں کی سبب
بانتھیا مومنین بانو کے بیان

۵۰
تہا پیر کے سے روایت امام
شاہزادہ اور کونین کا غلام
بانتھیا مومنین بانو کے بیان

۵۱
طلح اپنے سخن کا شباب ہر
اور پوچھنے رسالت باب ہر
بانتھیا مومنین بانو کے بیان

۵۲
انصاف میں بی بی کے ساتھ
بھیگین میں امومین نہانے کے واسطے

۵۳
کچھ ہا میں عدم کی خطا ہو تو خوشی
اس سے کوئی تصور ہوا ہو تو خوشی

۵۴
پیدا ہوسے میں نور کے مضمون جبر سے
کیا کیا نفیس جائز نکلتے میں اب سے

۵۵
میں مصطفیٰ میں نورانی
بوسہ کے حضرت کلثوم انوار
پانی سے آجائے ہو جو دم انوار

۵۶
بانتھیا مومنین بانو کے بیان
نورانی کریموں کی سبب
بانتھیا مومنین بانو کے بیان

۵۷
میں مصطفیٰ میں نورانی
بوسہ کے حضرت کلثوم انوار
پانی سے آجائے ہو جو دم انوار

۵۸
بیابا المیت ہی ہو کے رہ گئے
اکبر کے کراہیل رو کے رہ گئے

۵۹
بھائی ہمیں دعا سحر و شام کیجیو
سچا دکا ہمارے عوض کام کیجیو

۶۰
صورت نظر نہ آئی اب مہر و ماہ کی
تصور کیجیو پتہ ہوں رسالت پتہ کی

جمع
اقبال بپوشان بر آفتاب در دور
در خط زار تو بر سر
اجدال که کوه جلی بر طور طور
و خود خلد بوسه جان جو دور

جمع
تو ای کو که صبح در شش آسمان
پایین در عیب که گفتا زمینان
اسکلیجے گیگ ہر شش آسمان
در سیاہی کی طرح دبیدم زمان

جمع
یہ تکت شیبہ تھی بو عقلت
آغاز طے سے بن گل ماویں شای
پودا ہی سبز آئینہ لا جواب
بجانی نے طبیعت کیا آفتاب

برآہ آہ عضو بران سہر شہرین
لب سرخ سرخ عارض گل دوز آئینہ

کاکون کونج و تاب ہو گل ہر چین ہو
گھوڑا نہیں ہو کہت زلفت حسین ہو

راحت تو من سے سزہ عارض مال ہو
یوسف کی چاہ خضر کہ گلشن میں لائی ہو

جمع
از کج سخن چہرے زلف آفتاب
خیمہ کج چہرے آفتاب
از کج سخن چہرے آفتاب
از کج سخن چہرے آفتاب

جمع
یکجا تو ہو پختہ بین کمال
دو جہاں دیکھ نہ صرف و خیال
کبھی در جیب کبھی در قبضہ
خود رخ و رخ قبضہ

جمع
بگاز خطا بنبرخ اگر آئینہ
کھلی ہے کج چہرے آفتاب
بگاز خطا بنبرخ اگر آئینہ
کھلی ہے کج چہرے آفتاب

چھایا ہو رعیش کراہل نفاق پر
غل ہو کہ وہ رسول کفر میں افاق پر

ہمیں کون جو کہ چال پر اسکے شمار میں
مغشوق و کبک ماہ و خزال تمار میں

کہتے ہیں جو ہری خطا و عارض کو دور
پیدا ہوا ہو رنگ زمر و بلور سے

جمع
گر دیا ہے دست ہوا بار بند
شیشہ میں ہو نیک ہی زنیار بند
شیرین سے بھی ہوا اندوم کار بند
سکین نزار صید کھلے آرتکار بند

جمع
چو بیکجا تو کہ صفا رہی جی
چو بیکجا تو کہ صفا رہی جی
چو بیکجا تو کہ صفا رہی جی
چو بیکجا تو کہ صفا رہی جی

جمع
چینے میں کدو کدو کدو میں
کیونکہ شیر ہو کہ شیرین سے شیرین
دوست فلک زمین کو در دست میں
کہ جہنم کو تو بھگتے جی دیر میں

عرق عرق ہو شاہد عناک کی شان سے
آترا ہو آبرینکے و وطن آسمان سے

وہ ماہ تو یہ فتح کا جاسوس بن گیا
وہ برق نیکی تو یہ ملاؤس بن گیا

کج عرق سے گردہ زنبک گلاب کا
دیکھا ہو عطر آن گل آفتاب کا

۳۳۵
 کس انقلابی بود بالا جوئے حسین
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 ذریعہ پریم بننے اور اس کے پیر
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

۳۳۶
 آگاہ آگاہ کو درویش کو کس نام سے
 جنت نام کے لئے زوال نام سے
 باچارم کس کس کس کس کس کس
 آواز دی سپاہ کو حکم نام سے

۳۳۷
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

شکر تمام زبرد زبرد ہو کے گھٹ گیا
الٹی جو آستین تو زمانہ اٹکیا

یاد قسم خدا کی بہت دل آدہاں کر
پانی ذرا سا در مجھے دو دن کی سیالگر

انگن بنی آڑی نظر اعدا سے روٹی
مواہب سے جدا جو ہوئی جان پڑی

۳۳۸
 لایا جانی نذر کو جو جیکے اس کے
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 عاوس و قحط کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

۳۳۹
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

۳۴۰
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

بیل جولائی پھول تو گہرائی فاختہ
دل شیر لاس طوق لیے آئی فاختہ

میں جو پتہ میں ان کے میں تم کو پتہ میں
میرا چچا حسن ہے تو با با حسین ہے

بارون کا آسمان نے خرنیہ چھپا لیا
جلنے کے در سے طور نے سینہ چھپا لیا

۳۴۱
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

۳۴۲
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

۳۴۳
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس کس کس کس

دشہا کے صلہ ابھی لڑنا چاہیے
صبار کے لال ہو حسین غصہ چاہیے

مچانے اذن جنگ کہ دل بیقرار ہے
شہ پوسے میری جان تمہیں خدا ہے

تھکے ہو نور دست جفن کے غبار پر
سر کہ بنے شراب ہمارے مزار پر

۴۱۰
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۱۱
ایراق اپنی سواری کے واسطے
ام بن حواری شکرگزار کی کے واسطے
تو سکندرا زینبہ داری کے واسطے
تو اٹھانے غنی باری کے واسطے

۴۱۲
بیکار تھی بیکار تھی
بیکار تھی بیکار تھی
بیکار تھی بیکار تھی
بیکار تھی بیکار تھی

۴۱۳
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۱۴
رہی نہ تھی جبر میں راز و نیاز میں
پیکان تیرا یوں سے نکلا نماز میں

۴۱۵
تیرا نہ جانتے تھے حقیقت کھو گئی
تھی خاصیت ایک یہ باب علوم کی

۴۱۶
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۱۷
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۱۸
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۱۹
آمان میں جلال بان کھو گئے ہمیں
ہم شیر بہ ستارے کبھی بولتے نہیں

۴۲۰
قابل نہیں تمہاری امامت کا یا علی
اقرار لیلو اپنی ولایت کا یا علی

۴۲۱
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
چاہا کہ تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۲۲
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۲۳
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۲۴
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی
کھانا تو کھو گئی کھانا تو کھو گئی

۴۲۵
طور کلام گفتگو سے جان بفرامین کھا
گل فرق دو کمان کا ہم میں خد میں کھا

۴۲۶
تھاسا شا جو تمس رخ بو ترات کا
یہ وجہ تھی کہ پھر گیا سنا آفتاب کا

۴۲۷
تھرا لے کر پڑی روح کفار مر گئے
انھیں جو بند ہو گئے سر پہ آڑ گئے

۱۰۰
دل کیوں تنہا کیوں بھاری
گو چہ چہ شمع کی لہریں بھاری
تیرے چہ چہ ہر نوبت بھاری

۱۰۱
تسوں دن کا رنگ سپ کی لہریں
ازد سے نمودیوں کو نام چیل دیا
انہی نے جان لی یونیوں کو بل دیا
کلتے جو خلق خون باز ہر اہل دیا

۱۰۲
ابا جو خون شکر ازل خاکت
بچا جس طرح سے لڑ کے ہوا
بوجھار وہ مرن کی دہلیے لڑتا تھا
کھلی کے دیکھنے ہوئی جا بجا کھتا

۱۰۳
کس سے چلے کہ مرنے ایک آگ بھری
کسی بیٹی کہ نالوں کو سرد کر گئی

۱۰۴
غش آگیا ہر ایک عدد سے امام کو
مار سیاہ سو رنگ گیا فوج شام کو

۱۰۵
بھاگے نہ غول چاند کے زخمی کیسے ہو
مردہ تھکا برتھ کا پانی سے ہوسے

۱۰۶
کسی نے آگے گری وہ شوق نشان
ظہری پڑا تھا کہ وہ تیا کوئی نشان
سب کو کبھی نہیں سب ان
سب کو کبھی نہیں سب ان

۱۰۷
کبھی غبار تیغ میں غل جا چاہو
سب کو کبھی نہیں سب ان
سب کو کبھی نہیں سب ان

۱۰۸
خفی فرقہ دین اپنے شہر کی
نہی دیا شہر میں تیا ہی کی
جانی شہر میں تیا ہی کی

۱۰۹
دو گھرے تھا اہل کی تر از زمین گیا
نادام ہوا ہوا جو لگی زخم سے کھلیا

۱۱۰
منہ زرد رہو گئے جی سے گزر گئے
بس ہنستے ہنستے زخمی ہنستے مر گئے

۱۱۱
دو بھرتے خون کے قدر کیوں سے تیغ پر
تھوڑے سرخ بندھ گئے بازو سے تیغ پر

۱۱۲
کبھی کبھی کبھی کبھی
کبھی کبھی کبھی کبھی
کبھی کبھی کبھی کبھی

۱۱۳
تسوں گونا بدیہے ہونان
لیکن ہزار خون کہ تھا سا باک
فون میں تھے چاروں طرف جاگ جان
دھونڈھالے کہ مرن کو بہت ہوا جان

۱۱۴
حق نے عطا کیا آتش کا آہ
چاندی بنی جو عکس چا اسکا خاک پر
منہ زرد تھے سیاہ دلون سے نشان
نونا ہوا حرام ہر دن کو تھا خط

۱۱۵
بیکہ ہر وہ عذر کہ خالق کا در نہیں
لو کب کا دو ہوا تجھے غافل خبر نہیں

۱۱۶
ہر تن کو وصل فرق کا نایاب ہو گیا
دن بہر جسم و سر شب سرخاب ہو گیا

۱۱۷
بیدم تھے کہ بین دل بیتاب کی طرح
کشتے ٹرپ ٹرپ گئے بیتاب کی طرح

۱۱۲
 بیست و نوبت از شش این تو سرب
 بیست و یک یک کوزید و ز سرب
 بیست و دو کی شکل از سرب کوزید
 بیست و سه مانند دل تین بی سرب

۱۱۳
 عاقلان سون کا قول از سرب کیان
 بیست و چوبی از سرب کا جود از سرب کیان
 گروان کی حسن و کرم و کرم و کرم
 بیست و پنجم بی سرب کی بی سرب

۱۱۴
 بیست و شش سرب از سرب
 بیست و هفت سرب از سرب
 بیست و هشت سرب از سرب
 بیست و نهم سرب از سرب

کلی ہو میں بھر کے نئی جاں ہو گئی
 کو با زبان کلک قضا لال ہو گئی

پیشکشان کے وصف میں ایشیائی ہیں
 سح اجل ہو نیزہ اکبر تو لو یہ ہی

وہ چاند جو لوہ میں سراپا تھا گیا
 آنکھوں میں شاہ دین کی اندھیرا سا تھا گیا

۱۱۵
 بیون پانچ سب بیگزیر سے بن جا گیا
 بیون بیون جیسے ابو جابان تو تھا
 بیون شہاب تو بیون خطاط تھا
 بیون سنان از سرب سرب

۱۱۶
 بیون جو بیون کنشت کا سرب
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون

۱۱۷
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون

سینوں کو روزوں مجب شہر بنا دیا
 ہر ایک استخوان کو گروڑ بنا دیا

تھا شکل تمام وہ نیزہ جو چلیسا
 تیر شہاب کوہ گرا نئے نکلیسا

دل ہو گیا فکار مجب نور عین کا
 برجھی سے چھڑ گیا ہر کلیجہ حسین کا

۱۱۸
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون

۱۱۹
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون

۱۲۰
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون
 بیون بیون بیون بیون بیون

ظاہر ہو جو وہ سبیر مجاب سے
 نخل تھا کہ اردو نخل ایاجاب سے

اکبر کی سپاہیں و شہر تہا بجھایے
 بیلہ ہی جگر کی آگ کو بایا بجھایے

ماحق فلک نے واسے مجھے لقا دیا
 کس چاہ میں حسین کو بوسنت گرا دیا

۱۲۱
کے لئے ایک اور شخص
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۲
کیا یہ شخص
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۳
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۴
لاشون میں بھی
پسرنہ لاشون ہوا
رہو اور ایک شاہ کے
پاس میں کھڑا ہوا

۱۲۵
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۶
اسے کہ عجب کھٹا
عم کی جھانکی
بجسور میں بہن
کہ بہن ہوتی تھی

۱۲۷
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۸
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۲۹
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۳۰
یوں لہذا زبان حال
سے میں تر شاہوں
آیا تو ہوں حضور
مگر بس سوار ہوں

۱۳۱
دینے ندی صد ابھی
میں کہیں کو
اس دور دل بکار
تو لیتے حسین کو

۱۳۲
زمین کو یہ خبر
جو ملی کیا عجب
ہوا مشغل میں
ننگے سر نکل
آئیں غضب ہوا

۱۳۳
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۳۴
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۳۵
جو کہ اس کے لئے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے
بہت سے کاموں میں
موجود تھا اور اس کے

۱۳۶
رہو اور جلد مثل
عسکر ال حرم گیا
مرا لب جہان پڑا
تھا وہاں کجا تم گیا

۱۳۷
بس خاتمہ ہر
زیت کے اسباب
چلے اب تظار
کوچہ نہیں حضرت
بھی آچکے

۱۳۸
آنسو وان بنی
ہولی صدر سے
جان کو ۵۰
۵۰ جبری جوان
علی اگر زبان پر

علاؤ الدین علی اکبر
 چارین تانہ راج کو شان
 جس سے مشن جویم اکبر کی آئین
 بوسے حسین فروراج کلین
 بوسے حسین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 جانی تین بی ہونے شہد
 عراشی سانس لینے کا تیرا تیرا
 زینت کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 دوسے کو بار بار کلین سے کلین
 صاحبین لائے علی اکبر کلین
 اور کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

زینت چلی آئین یہاں یہ خیال ہو
 سنا جو انکو نزع میں چھوڑیں محال ہو

سر شاہ شیبہ بھی پر جو ڈھلکیا
 زینت کلین محل میں یہاں نہ کلکیا

ہر گز یہ کیا ہوا علی اکبر سے محبت گئی
 مارے گلے شیبہ پیمبر میں کت گئی

علاؤ الدین علی اکبر
 اوزاری کی باس بار کر رہیں
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 اسوئے نام حق سے ناٹا ڈھلکیا
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

کیا اختیار امر خدا ناگزیر ہے
 اکبر تمام ہوتے ہیں وقت اخیر ہے

یعقوب بھی اکھنڈ سکا جو وہ داغ ہے
 یہ خاص اپنے خانہ دل کا چراغ ہے

مسند پر اپنی تشنہ دہان اکے سو رہو
 ہر دو پہر کا وقت یہاں اکے سو رہو

علاؤ الدین علی اکبر
 معلوم کے کلامت شیبہ کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 باؤ کوئی شیبہ کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

علاؤ الدین علی اکبر
 غضب کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین
 کلین کلین کلین کلین کلین

کیا کساد عا میں بیڑی ہی دم کیا کیے
 رہے کلین کلین علی اکبر کلین

دیر شان ملاں کی جلتی ہو حسین
 اب گھر سے کلین کلین کلین کلین

سب جہم کی کلین دم سدا کت کلین
 گل ہی کلین کلین کلین کلین

۱۳۱۱
 نادری بھی تو ہوئی نہیں تیرے ابن جابے ان
 واری وطن نہیں کے پیو تباہے ان
 بیٹا نہیں جو کو دین لیکے لکھو ان
 احوال بقراری دل کیا تباہے ان
 اچھا ہے مگر کون ہو جو جانتا نہیں
 کیا کردن کہ یہ دل لکھو

۱۳۱۲
 پتھون سلاح سے بن غبار آتے تیار
 گڑھی کردن میں سینہ نکال آتے تیار
 زلفوں کو آئینہ میں سنوار آتے تیار
 اور ہوسات باز تیار آتے تیار
 ہنر کی صفت کو دیکھو کے صفت
 غل جو کہ لال بانو کے لکھیں

۱۳۱۳
 ہونے کے سینہ پر ہونے غش ہونے
 غن کے غن میں دو جی حبیب تمام
 منقل میں قاتلون کا ہوا اگر آتے
 نکلے حرم آتے کے ادم پر وہ غیام
 ہر قسمت غل ہوا کہ غن کے
 ہر لکھو داغ انہوں نے لکھو

۱۳۱۴
 کیا ہون بیان عمت محبوب حق کے بن
 جو عشق کی بیورق کہ سلطان مشرقین
 جلیبی بلاؤ ہند میں دل کو نہیں کو چین
 حاکم کمال صبر پر عزت بن یا چین
 بابشہ غرق لکھو غن عدو در ہون
 انھوں نے انھوں نے غل

